نقطۂ نظر
مولانا الطاف الرحمن بنوی
استاذالحدیث جامعہ امداد العلوم پشاور

پوسٹ مارٹم کی شرعی حیثیت

پوسٹ مارٹم انگریزی زبان کا ایک مرکب لفظ ہے جس میں پوسٹ کے معنیٰ ہیں After یعنی بعداور مارٹم کے معنیٰ ہیں Death یعنی موت چنانچہ پورے لفظ کا بامحاورہ ترجمہ بعد الموت یا موت کے بعد ہوگا۔میڈیکل ڈکشنری میں پوسٹ مارٹم کا اصطلاحی مفہوم یہ بیان کیا گیا ہے:

The Post mortem, Examination of body including the internal organs and structure ofter dissection so as to determine the causes of death or the nature of pathological changes.

یعنی مردہ جسم کو کھول کر اس کے اندرونی اور بیرونی اعضاء کا معائنہ کرنا تاکہ موت کا سبب معلوم ہو سکے۔

مفہوم بالا سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ پوسٹ مارٹم کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں۔

1- Medicolegal Autopsy 2- Pathological Autopsy

ڈاکٹر سی کے پاریکھ کی انگریزی کتاب

Text Book of Medical Jurisprudence & Texicology Doctor

میں میڈیکولیگل اٹاپسی کی تعریف یوں کی گئی ہے "قانون کے مطابق کسی رجسٹرڈ میڈیکل ڈاکٹر کے ذریعے جسم انسانی کے اندرونی اور بیرونی اعضاء کا معائنہ کرکے موت کا وقت اور وجہ متعین کرنا۔

پیتھالوجیکل اٹاپسی کے ذریعے امراض کی تشخیص اور طبی ترقی کے راستے کھلتے ہیں۔اسکے لئے بھی ہسپتال میں ایک پتھالوجیسٹ ہوتا ہے۔

پوسٹ مارٹم کی اس ضروری تعریف، تجزیئے اور غرض و غایت کے بیان کے بعد اصل مسئلہ

اس کے حکم شرعی کا ہے ۔ظاہر ہے کہ مردہ اجسام کے چیر پھاڑ کی یہ کاروائی اسلام کے دور اولین بلکہ تدوین فقہ کے زمانے میں موجود نہ تھی ۔ قانون کی مدد یا طبی ترقی کے لئے یہ طریقہ تحقیق بالکلیہ حادث اور دور جدید کی پیداوار ہے ۔ سو اس کا شرعی حکم صراحۃ نہ تو کسی آیت اور حدیث میں بیان ہوا ہے ، اور نہ ہی اصحاب مذاہب نے بعینہ اس پر کوئی مثبت یا منفی گفتگو کی ہے ۔ چنانچہ اس کا حکم شرعی معلوم کرنا سراسر قیاسی اور اجتہادی مسئلہ ہے جس میں اس کے مفادات اور مضرات کا معادلہ اور موازنہ کیا جائے گا ۔اور پھر اس کے دوسرے نظائر اور شواہد کی مدد سے اس کے جواز اور عدم جواز کا حکم معلوم کرنے کی کوشش کی جائے گی ۔

مملکت سعودیہ عربیہ نے پیش آمدہ مسائل پر بحث و تمحیص کے لئے ہیئۃ کبار العلماء کے نام سے ملک بھر کے بڑے بڑے علماء کا ایک اعلیٰ سطحی بورڈ قائم کیا ہے ۔جس نے اپنے نویں اجلاس منعقدہ ۱۳۹۶ ھ میں تشریح جثۃ المسلم یعنی پوسٹ مارٹم کے مختلف اقسام اور ہر ایک کا شرعی حکم اس طرح سے بیان کیا ہے ۔

الموضوع ينقسم الى ثلاثة

الاول :التشريح بغرض التحقق عن دعوى جناية

الثانى : التشريح لغرض التحقق عن امراض وبائية لتتخذ على ضوئه الاحتياطات الكفيلة بالوقاية منها .

الثالث : التشريح لغرض العلمى تعلما وتعليما ۔

فبالنسبة الى القسمين اى الاول والثانى فان المجلس يرى ان فى اجازتها تحقيقا لمصالح كثيرة فى مجالات الامن والعدل ووقاية المجتمع من الامراض الوبائية ،ومفسدة انتهاك كرامة الجسة المشرحة مغمورة فى جنب المصالح الكثيرة والعامة المتحققة بذالك ،وان المجلس لهذا يقرر بالاجماع اجازة التشريح لهذين الغرضين ،واما بالنسبة للقسم الثالث وهوالتشريح للغرض العلمى فنظرا الى ان الشريعة الاسلامية قد جاء ت بتحصيل المصالح وتكثيرها وبدرء المفاسد وتقليلها وبارتكاب ادنى الضررين لتفويت اشدهما وانه اذا تعارضت المصالح اخذ بارجحها وحيث ان تشريح غير الانسان من الحيوانات لا يغنى عن تشريح الانسان و حيث ان فى التشريح مصالح كثيرة ظهرت فى التقدم العلمى فى مجالات الطب المختلفه فان المجلس يرى جواز

تشریح جثته الآدمی فی الجملة الا انه نظرا الیٰ عنایة الشریعة الاسلامیه بکرامة المسلم میتا کعنایة بکرامة حیا و ذالک لما رویٰ احمد و ابو داود وابن ماجة عن عائشة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم قال کسر عظم المیت ککسرہ حیا و نظرا الیٰ ان التشریح فیه امتهان لکرامة وحیث ان الضرورة الیٰ ذالک منتفیة بتیسیر الحصول علیٰ جثث اموات غیر معصومة فان المجلس یری الاکتفاء بتشریح مثل ہذہ الجثث و عدم تعرض لجثث اموات معصومین والحال ما ذکر

ہیئۃ کبار العلماء کے اس فیصلے کا حاصل کچھ یوں ہے :

پوسٹ مارٹم کی تین قسمیں ہیں ۔ایک وہ جو غیر طبعی موت کے سلسلے میں موت کا وقت ،اس کا سبب اور ان دوسرے تفصیلات کو معلوم کرنے کے لئے کیا جاتاہے ،جو قانون کو مطلوب ہوں ۔

دوسرے وہ جووبائی امراض کے علل کی دریافت کے لئے کیا جاتاہے ۔تاکہ اس کی روشنی میں حفاظتی تدابیر تلاش کیئے جاسکیں ۔

تیسرے وہ جو عمومی طبعی معلومات کے لئے تدریسی ضرورت کے تحت روبکار لایا جاتاہے۔

مجلس پہلی دو قسموں میں ان مصالح عامہ کثیرہ کی وجہ سے جواز کا فتوےٰ دیتی ہے جو مجلس کے خیال میں پوسٹ مارٹم کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتے ۔البتہ تیسری قسم میں مجلس کی فتویٰ کی رو سے مسلمان لاش کی بجائے اس کے لئے کسی غیر مسلم غیر معصوم یعنی کافر غیر ذمی کی لاش کو استعمال کیا جائے۔

ان تینوں میں فرق کی وجہ یہ ہے کہ قانونی مدد یا وبائی امراض کے علل کی دریافت کے لئے اسی مقتول یا وبازدہ میّت ہی کا پوسٹ مارٹم مفید ہوسکتا ہے ۔ ہر کسی کا پوسٹ مارٹم تو مفید طلب نہیں ہوسکتاہاں عام طبی معلومات کے لیے کسی بھی انسانی لاش کا پوسٹ مارٹم فائدہ مند ہوسکتا ہے۔ لہذا یہ عمومی ضرورت کسی معصوم کی بجائے غیر معصوم سے پوری کی جائے۔ واضح رہے کہ شریعت کی اصطلاح میں معصوم وہ شخص ہے کہ جس کی جان،مال اور آبروشرعی طور پر محفوظ ہو چنانچہ اس لحاظ سے ذمی بھی محفوظ ہے اور غیر معصوم وہ ہے کہ شریعت میں جس کے کسی چیز کی حفاظت کا ذمہ نہیں لیا گیاہو مثلاً حربی کافر۔

ارکان مجلس نے حرمت مسلم حیاً ومیتاً کے شرعی مسئلے کے باوجود پوسٹ مارٹم کی قسمین اولین کے جواز میں ان فقہی جزئیات کو بطور دلیل پیش کیا ہے۔ کہ جن میں چند عمومی مصالح کی بدولت احترام مسلم کے کلیئے سے متنازعہ بین الفقہاء سہی لیکن فی الجملہ استثناء ات روا رکھی گئی ہیں ۔

مجلس نے جواز کے فیصلے کا مدار استثناء کے مندرجہ ذیل پانچ مواقع پر رکھا ہے۔

۱) جہاد کے موقع پر اگر کفار نے مسلمین یا اطفال مسلمین کو آڑ بناکر مسلمانوں کا سامنا کیا تو اس حقیقت کے باوجود کہ مسلمانوں کی گولہ باری سے یہ آڑ بنائے ہوئے مسلمان بھی متاثر اور مقتول ہونگے اکثر فقہاء کے نزدیک یہ گولہ باری جائز ہے کیونکہ ایسا کرنے میں مسلمانوں کی فتح اور دین کی سربلندی اور غلبے کی عظیم مصلحت پنہاں ھے

۲) کسی حاملہ عورت کے مرنے کی صورت میں اس کے بچے کی زندگی بچانے کے لئے اکثر فقہاء کے نزدیک اس عورت کے پیٹ کو چاک کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح سے اگر کسی مردہ کے پیٹ میں اپنا یا کسی اور کا نگلا ہوا مال باقی رہ جائے تو اس کے نکالنے کے لئے بھی بعض فقہا کے نزدیک اس کے پیٹ کو شق کیا جاسکتا ہے۔

۳) اگر کسی موقع پر جان کے لالے پڑجائیں اور کسی مسلمان میت کا گوشت کھانے کے سوا سدّرمق کی کوئی صورت باقی نہ رہے تو کچھ فقہاء نے اس کو بھی جائز بتلایا ہے۔

۴) اگر کسی سمندری سفر میں سواریوں سے لدی ہوئی بحری کشتی یا جہاز اس حد تک بوجھل ہونے لگے کہ سواریوں میں تخفیف کے سوا ڈوب مرنے سے بچنے کے لئے اور کوئی کارگر حیلہ باقی نہ رہے تو رضاکارانہ طور پر یا قرعہ اندازی کے طریقہ سے بعضوں کا سمندر میں کود کرنا مرنا جائز قرار دیا گیا ہے۔

۵) جہاد اسلامی کی صورت میں دشمن کی آبادیوں پر گولہ باری کو جائز قراردیا گیا ہے۔ حالانکہ عام آبادیوں میں بچے، بوڑھے اور عورتیں بھی ہوتی ہیں۔ جن کا عام طور پر جنگ کی حالت میں بھی قتل کرنا اسلامی نقطہ نظر سے جائز نہیں۔

معزز علماء کرام! ابھی تک پوسٹ مارٹم کی نوعیت کی توضیح اور اس کے مختلف اقسام کے بارے میں ہیئۃ کبار العلماءؒ کے حوالے سے عام طور پر عالم عرب کے علماء کرام کا نقطہ نظر آپ کے سامنے آگیا۔ کیونکہ سعودی عرب کی طرح مصری علماء کرام کا رجحان بھی جواز کی طرف ہے۔ اب میں آپ کے سامنے اس مسئلے کو دو حصوں میں تقسیم کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہر ایک کے بارے میں اپنا نقطہ نظر آپ کے سامنے پیش کروں گا۔

اس مسئلے کی ایک حیثیت یہ ہے کہ فی نفسہ متذکرہ اغراض کے لئے پوسٹ مارٹم جائز ہے کہ نہیں؟ اور دوسری حیثیت یہ ہے کہ ہمارے اپنے ملک پاکستان کی مخصوص صورت حال میں پوسٹ مارٹم کا حکم جوں کا توں قابل نفاذ ہے یا اس میں کوئی فرق ہے؟

سو پوسٹ مارٹم کے فی نفسہ جواز یا عدم جواز کے سلسلے میں گو میں عرب علماء کرام کے فیصلے سے قطعی انکار کی گنجائش تو نہیں پاتا لیکن مندرجہ ذیل وجوہ سے اس پر پوری طرح مطمئن بھی نہیں ہوں۔

۱) ہر چند کہ دور جدید میں میڈیکل تحقیقات کا فن اپنی چوٹیوں کو چھو رہا ہے۔ تاہم ان تحقیقات کے نتائج وہ قطعیت پیدا نہیں کرتے جو قصاص اور حدود کی شرعی سزاؤں کے اجراء کے لئے ضروری ہے۔

۲) بلاشبہ انسانی زندگی بہت قیمتی اور اس کی تندرستی سزار نعمت ہے۔ لیکن ایک مسلمان کے نقطہ نظر سے اس کی ساری قدر وقیمت کا مدار اس میں موجود خوئے بندگی پر ہے۔ صحت اور مرض دونوں صورتوں میں انہیں کے حسب حال بندگی کے اپنے اپنے وظائف ہیں۔ سو اس لحاظ سے بیماری کوئی اتنا بڑا حادثہ نہیں جس سے بچنے کے لئے سارے شرعی محظورات کو انگیز کیا جاوے۔

۳) واقعتاً قرآن وحدیث سے علاج معالجے کا نہ صرف جواز نکلتا ہے بلکہ اس سلسلے میں ترغیب وتشویق کا پہلو خاصا نمایاں ہے۔ تاہم علاج معالجے میں اتنا مبالغہ کہ جس سے بے شمار دینی مفاسد اور مضرات لازم آئیں شاید مطلوب ومحمود نہ ہو۔

۵) علم طب میں اس ترقی کے باوجود علاج سے صحت کا حاصل ہونا گو درجات میں فرق ہو لیکن پہلے کی طرح بھی ظنی ہی ہے۔ لھذا اس کے لئے شرعی قطعیات کو نظر انداز کرنا قرین قیاس معلوم نہیں ہوتا۔

۶) دینی نقطہ نظر سے انسان کی دنیاوی زندگی محض مزرعۃ الآخرۃ یعنی آخرت کی کھیتی ہے۔ چنانچہ اس کے لمحے لمحے میں احکام تکلیفیہ سے ابتلاء وآزمائش کا ایک تسلسل رواں دواں ہے۔ ان تکلیفی احکام میں شریعت کا اپنا ایک مخصوص مزاج ہے۔ جس میں زیادہ سے زیادہ سادگی اور فطریت کو باقی رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ چنانچہ ہمارے علمائے کرام نے رویت ہلال اور سمت قبلہ کی تعین میں زیادہ فنی اور سائنسی ذرائع کے استعمال کو پسند نہیں کیا ہے کیونکہ ان سے شریعت کے اصل مقاصد کے حصول میں آسانی کی بجائے مزید مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔ سو تشریح الجثث میں بھی امور منصوصہ فی الشرع مثلاً تحقیق جرم کے سلسلے میں ایمان وشہادات اور امراض کے سلسلے میں کم خرچ اور بابرکت طب نبوی ؐ کا تعطل اور التواء تو لازم آتا ہے۔ لیکن اس کے مقابلے میں خوب غور وفکر کرنے کے بعد بھی کوئی واضح اور معتدبہ فائدہ حاصل ہوتا نظر نہیں آتا۔ گو مجھے شدید احساس ہے کہ یہاں موجود اکثر بلند نظر اور روشن خیال سامعین میری اس گفتگو کو یا وہ گوئی ہی قرار دیں گے لیکن میں بعض اپنے اور کچھ دوسرے لوگوں کے تجربات وتاثرات سے اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ

دور جدید کی سائنسی ترقیات سے ہم نے ہر شعبہ حیات میں پایا بہت کم اور کھویا بہت زیادہ ہے۔

حضرات علمائے کرام! پوسٹ مارٹم کے مسلئے پر ان دو طرفہ امکانات کے سامنے آجانے کے بعد اس پر فتویٰ کے انداز میں کوئی بات کہنی ظاہر ہے کہ مجھ جیسے فقہہ کے مبتدی طالب علم کے لئے ممکن نہیں سو اس سلسلے میں کوئی قطعی موقف اختیار کئے بغیر میں اس مسئلے کے دوسرے شق کی طرف منتقل ہوتا ہوں اور وہ شق یہ ہے کہ ہمارے اپنے ملک پاکستان میں اس کا کیا حکم ہے سو اس سلسلے میں میرادوٹوک موقف یہ ہے کہ یہاں پوسٹ مارٹم قطعاً ناروا اور ناجائز ہے اور اس کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں:

جیسے کہ یہ بات کسی سے بھی مخفی نہیں کہ ہمارے ہاں کی ساری حکومتیں اپنی تمام تر توانائیوں اور قومی وسائل کو ملک میں برپا جنگ اقتدار میں جھونکے رکھی ہیں. طب سمیت کسی بھی شعبے میں تحقیق وترقی کی کماحقہ حوصلہ افزائی نہیں ہورہی ہے۔ چنانچہ اولاً تو واقعی ماہرین پیدا ہی نہیں ہوتے۔ ثانیاً کچھ لوگ مہارت حاصل کر بھی لیں تو رشوت اور کوٹہ سسٹم کی بدولت عام طور پر ہرجگہ مستحقین سے غیر مستحقین کو اولیت اور اہمیت حاصل ہوتی ہے. اندریں حالات ان کے طبی تجزیوں پر اعتماد کرنا آسان کام نہیں ہے۔

۲) اس سے بھی بڑی بات یہ ہے کہ ہماری قومی زندگی میں بے حسی، کام چوری اور اپنی منصبی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں غفلت اور کوتاہی کا جو ہمہ گیر مرضی پھیل پڑا ہے اس کے پیش نظر کسی بہت بڑے فنی ماہر کے بارے میں بھی یہ اطمینان حاصل نہیں ہوپاتا کہ اس نے میت کے فنی تجزئے میں تساہل اور تسامح سے کام نہیں لیا ہوگا.

۳) عام طور پر پوسٹ مارٹم کا عملہ غیر ضروری بلکہ دانستہ طور پر اذیت ناک تاخروتعویق سے کام لیتا ہے تاکہ میت کے متعلقین اس عملے کے ہتھے چڑھے ہوئے میت کو واگذار کرنے کے لئے کوئی نذرانہ وشکرانہ ادا کرے جس سے نہ صرف میت کی تجہیزوتکفین میں شرعی طور پر مطلوب عجلت فوت ہوتی ہے. بلکہ کفن دفن کے ذمے داروں کے ساتھ ساتھ اس کارخیر میں معاونت کے لئے جمع ہوکر انتظار کرنے والوں کا بھی ناک میں دم کرلیا جاتا ہے۔

۴) ان سب سے بڑھ کر بحیثیت مجموعی ہمارے رگ وریشے میں پھیلی ہوئی وہ بے ایمانی اور بددیانتی ہے جن کی بدولت ہم زندگی کے انتہائی سنجیدہ مسائل میں بھی ڈنڈی مارنے سے باز نہیں آتے سو ڈاکٹر سے لے کر عدالت تک کی رائے کو مختلف طریقوں سے متاثر کرنا روزمرہ کا معمول بن گیا ہے. نتیجتاً پوسٹ مارٹم محض ایک قانونی کاروائی کے علاوہ مزعومہ اغراض میں زرہ بھر مفید نہیں رہا ہے۔

معزز سامعین! پوسٹ مارٹم کی شرعی حیثیت پر گفتگو کرنے کے بعد جہاں تک اس کے متبادل کا تعلق ہے تو میرے خیال میں تحقیق جرم اور قانونی مدد کے لئے میڈیکولیگل اٹاپسی کی بجائے انہیں سادہ طریقوں پر عمل کیا جائے جو شریعت نے گواہوں اور قسامۃ کی شکل میں متعین کئے ہیں اور وبائی امراض کی تشخیص اور عام طبی ترقی کے لئے پیتھا لوجیکل اٹاپسی کی بجائے جلدازجلد اور کم ازکم نقل وحرکت کے ساتھ الٹراساؤنڈ کے استعمال سے ماخوذ نتائج پر اکتفا کیا جائے۔ شریعت کی نظر میں جرائم اور امراض کی سزا اور علاج میں مبالغہ آرائی سے بڑھ کر اس کے اسباب اور دواعی پر قدغن لگانا بہت زیادہ اہم ہے۔

◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇

بقیہ از ص ۴۰

ہے۔ اس نظام کو تقریباً سو برس سے بھی زیادہ ہوگئے ہیں۔ لنڈن کے ریلوے سسٹم سے بھی کافی بہتر سسٹم ہے۔ اس شہر کو بنانے والوں آنے والے وقت میں بڑھتی ہوئی آبادی اور ٹریفک کے ہجوم اور وقت کی بچت کا احساس ہوگیا تھا اس لئے انہوں نے سو ڈیڑھ سوسال قبل ہی اتنا شاندار سسٹم ایجاد کیا۔ اس سسٹم کی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے یورپ کے دیگر ممالک میں بھی یہی نظام رائج ہوا۔ پورے شہر کے اندر بڑی بڑی عظیم میلوں لمبی سرنگیں کھودی گئیں۔ اور بہت ہی خوبصورت اوروسیع وعریض ریلوے اسٹیشن بنائے گئے، بعد میں اس سسٹم میں مزید ترقی کی گئی۔ آج اگر پیرس اور لنڈن وغیرہ میں چند گھنٹوں کے لیے بھی یہ نظام معطل ہوجائے تو پوری زندگی درہم برہم ہوجاتی ہے۔ ٹریفک کا اتنا رش بڑھ جاتاہے کہ تمام سڑکیں منٹوں میں بند ہوجاتی ہیں۔ میں نے لنڈن میں ریلوے ملازمین کی ہڑتال کی موقع پر لنڈن شہر کی جوحالت دیکھی ہے تو اس کو میں لنڈن کے حالات میں تفصیل سے لکھوں گا۔ الغرض انڈرگراونڈ ریلوے سسٹم پیرس شہر کی "جان" ہے۔ اور اسی کی بدولت وہاں پر زندگی برق رفتاری سے رواں دواں ہے۔ میں پیرس شہر کے حالات اور اس کی "زلف دارز" کے بارے میں کہاں تک لکھوں؟ مجبوراً غالب کا شعر مستعار لیتا ہوں!

تو اور آرائش خم کا کل
میں اور اندیشہ ہائے دور دراز

(جاری ہے)